سورة الصَّفّ

1– 4

http://www.NastaliqOnline.ir

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

سَبَّحَ لِلّٰهِ مَا فِى السَّمٰوٰتِ وَمَا فِى الۡاَرۡضِ ۚ وَهُوَ الۡعَزِيۡزُ
الۡحَكِيۡمُ ١
يٰۤاَيُّهَا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا لِمَ تَقُوۡلُوۡنَ مَا لَا تَفۡعَلُوۡنَ ٢
كَبُرَ مَقۡتًا عِنۡدَ اللّٰهِ اَنۡ تَقُوۡلُوۡا مَا لَا تَفۡعَلُوۡنَ ٣
اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الَّذِيۡنَ يُقَاتِلُوۡنَ فِىۡ سَبِيۡلِهٖ صَفًّا كَاَنَّهُمۡ
بُنۡيَانٌ مَّرۡصُوۡصٌ ۴

مطالعہ حدیث

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

آيَةُ الْمُنَافِقِ ثَلَاثٌ إِذَا حَدَّثَ كَذَبَ وَإِذَا وَعَدَ أَخْلَفَ وَإِذَا اؤْتُمِنَ خَانَ

ابوہریرہؓ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ منافق کی تین نشانیاں ہیں جب بولے تو جھوٹ بولے اور جب وعدہ کرے تو خلاف کرے جب امین بنایا جائے تو خیانت کرے

صحیح بخاری: جلد اول: حدیث نمبر 32

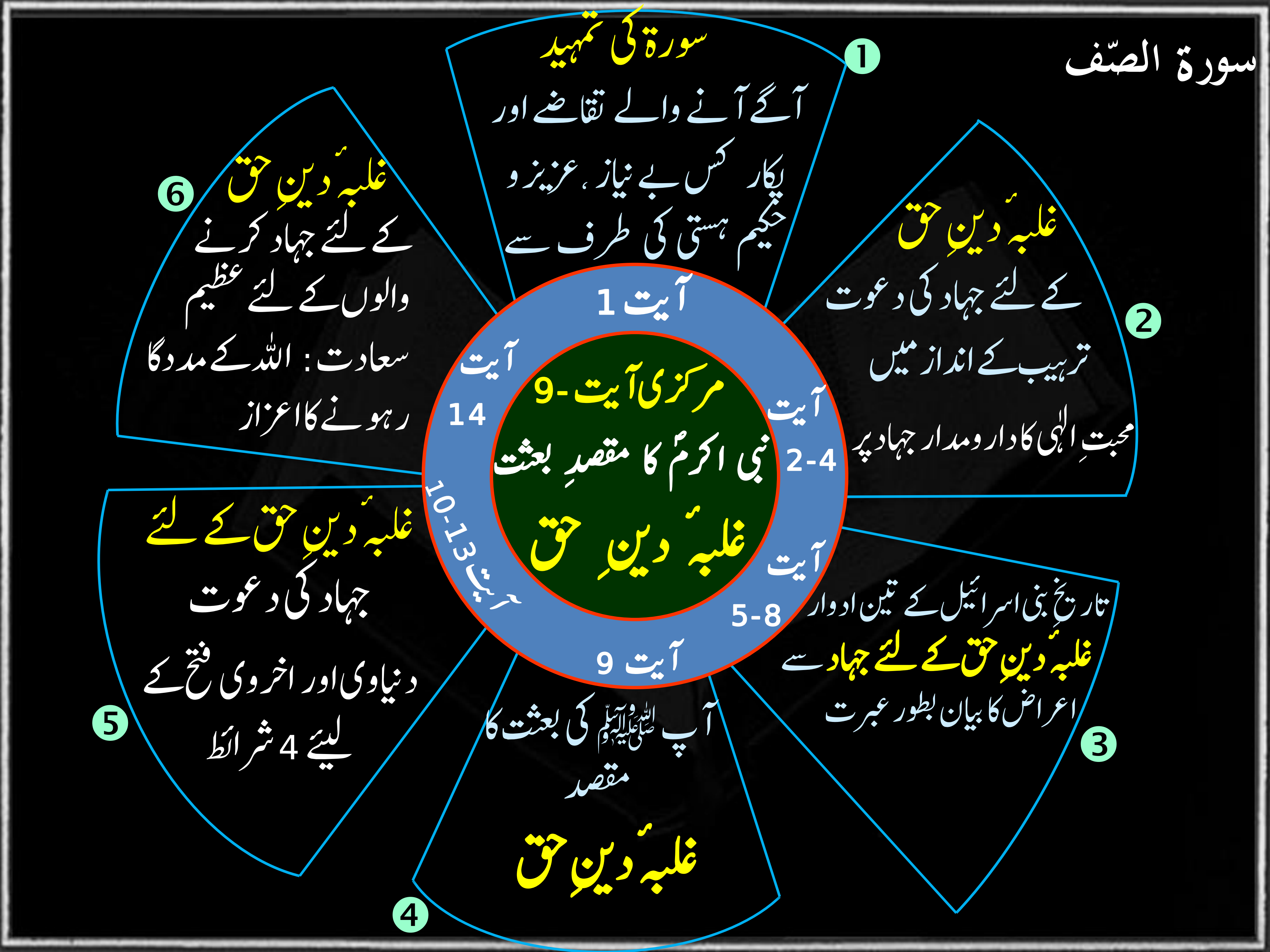
سورة الصّف
1
سورة کی تمہید
آگے آنے والے تقاضے اور
پکار کس بے نیاز، عزیز و
حکیم ہستی کی طرف سے
2
غلبۂ دینِ حق
کے لئے جہاد کی دعوت
ترہیب کے انداز میں
محبتِ الٰہی کا دار و مدار جہاد پر
3
تاریخِ بنی اسرائیل کے تین ادوار
غلبۂ دینِ حق کے لئے جہاد سے
اعراض کا بیان بطور عبرت
4
آپ ﷺ کی بعثت کا
مقصد
غلبۂ دینِ حق
5
غلبۂ دینِ حق کے لئے
جہاد کی دعوت
دنیاوی اور اخروی فتح کے
لیئے 4 شرائط
6
غلبۂ دینِ حق
کے لئے جہاد کرنے
والوں کے لئے عظیم
سعادت : اللہ کے مددگا
رہونے کا اعزاز
آیت 1
آیت 2-4
آیت 5-8
آیت 9
آیت 10-13
آیت 14
مرکزی آیت -9
نبی اکرمؐ کا مقصدِ بعثت
غلبۂ دینِ حق

سورۃ الصّف

- مسبحات میں سے ایک سورۃ
- اسکا جوڑا سورۃ الجمعہ سے
- سورۃ الصّف میں آپ ﷺ کی بعثت کے مقصد کا تعیّن کیا گیا
- سورۃ الجمعہ میں اس مقصد کے حصول کی راہ کا تعیّن کیا گیا
- اور ان کا مقصد - غلبۂ دینِ حق یا اظہار دیں حق
- اس کے لیئے دعوت و تبلیغ (شہادت علی الناس) کا فریضہ
- اسکی آخری منزل اللہ کے دین کا غلبہ

سورۃ الصّف اور سورۃ الجمعہ کے مضامین کا باہمی ربط

- ☆ یہ دو سورتیں ایک دوسرے کا جوڑا ہیں
- ☆ یہ دو سورتیں نبی اکرم ﷺ کی بعثت کے دو پہلوؤں سے بحث کرتی ہیں
- ☆ سورۃ الصّف کا مرکزی مضمون - آپ ﷺ کا مقصدِ بعثت
- ☆ سورۃ الجمعہ کا مرکزی مضمون - مقصدِ بعثت کے حصول کیلیئے طریقہ کار
- ☆ سورۃ الصّف ۔ جہاد کیلیئے صف بندی، اتحاد و اتفاق اور منصوبہ بندی
- ☆ سورۃ الجمعہ - کتاب و سنت سے جڑے رہنا اور اجتماعی نظم کو قائم رکھنا

ورنہ انکی مثال یہودیوں کی سی ۔ان گدھوں کی طرح جن پر کتب لدی ہیں

قران میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مقصدِ بعثت کا مضمون

- تین مرتبہ

☆ هُوَ الَّذِيٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰى وَ دِيْنِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ ۙ وَ لَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُوْنَ
٠٠٣٣ سورة التوبہ

☆ سورہ الصّف کی آیت ٩ (بعینہٖ انہی الفاظ میں)

☆ هُوَ الَّذِيٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰى وَ دِيْنِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ ؕ وَ كَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًا
٠٠٢٨ سورة الفتح

قرآن میں اس مقصدِ بعثت کی راہ کا تعیّن کا مضمون چار مرتبہ

1. رَبَّنَا وَ ابْعَثْ فِيْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِكَ وَ
يُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَ الْحِكْمَةَ وَ يُزَكِّيْهِمْ 2/129

2. كَمَآ اَرْسَلْنَا فِيْكُمْ رَسُوْلًا مِّنْكُمْ يَتْلُوْا عَلَيْكُمْ اٰيٰتِنَا وَ
يُزَكِّيْكُمْ وَ يُعَلِّمُكُمُ الْكِتٰبَ وَ الْحِكْمَةَ وَ يُعَلِّمُكُمْ مَّا لَمْ
تَكُوْنُوْا تَعْلَمُوْنَ 2/151

3. لَقَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ بَعَثَ فِيْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْ
اَنْفُسِهِمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِهٖ وَ يُزَكِّيْهِمْ وَ يُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَ
الْحِكْمَةَ ۚ 3/164

4. هُوَ الَّذِيْ بَعَثَ فِي الْاُمِّيّٖنَ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِهٖ
وَ يُزَكِّيْهِمْ وَ يُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَ الْحِكْمَةَ ۗ 62/2

سورۃ الصّف

- آپ ﷺ کے فرضِ منصبی (اظہار دین حق) کا تقاضا
- جو بھی آپ ﷺ پر ایمان لانے والے ہیں وہ اظہار دینِ حق کی جدوجہد میں
  - آپ ﷺ کا ہاتھ بٹائیں
  - آپ ﷺ کے دست و بازو بنیں
  - آپ ﷺ کے مشن کی تکمیل میں اپنی جان، مال، قوتوں اور صلاحیتوں کو صرف کردیں
- یہی ان کے ایمان کی صداقت کی دلیل ہوگی

سَبَّحَ لِلّٰهِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ ۚ وَ هُوَ الْعَزِیْزُ الْحَكِیْمُ ﴿۱﴾

- سَبَّحَ - تسبیح کی ہے
- مادہ : س ب ح سَبَحَ : تیرنا ۔ اللہ کی پاکی بیان کرنا
- سَبَّحَ : تیرانا، کسی شیء کو اس کی اصل جگہ پر برقرار رکھنا
- سَبَّحَ تسبیح کے معنوں میں ؟
- اللہ تعالیٰ کے مقامِ بلند کو برقرار رکھنا ۔اس کی ذات، صفات اور اسکے تقاضوں میں کسی فروتربات کو شامل نہ کرنا
- اردو میں : سبحان، تسبیح ، سباح (تیراک)

سَبَّحَ لِلّٰهِ مَا فِى السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿١﴾

- لِلّٰهِ : اللہ کی — لِ : حرفِ جر
- مَا : جو — مَا : حرفِ موصولہ
- فِي : میں — حرفِ جر
- السَّمٰوٰتِ : آسمانوں (سَمَاء کی جمع)
- وَالْأَرْضِ : اور زمینوں — و : حرفِ عطف
- وَهُوَ : اور وہ

سَبَّحَ لِلّٰهِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ ۚ وَ هُوَ الْعَزِیْزُ الْحَكِیْمُ ﴿۱﴾

- اَلْعَزِیْزُ

- مادہ: ع ز ز عزَّ: قوت رکھنا۔ غلبہ پانا۔شدت ہونا
- انسان کی وہ حالت جو اسے مغلوب ہونے سے محفوظ رکھے
- عزیز : غالب اور طاقتور
- عزۃ: قدر و منزلت، توقیر العزیز: اللہ تعالیٰ کا صفاتی نام
- وہ ہستی جسکا اختیار مطلق ہو اور اُسکی اتھارٹی کو چیلنج کرنے والا کوئی نہ ہو
- صاحبِ غلبہ اپنی قوت کی بناپر دوسروں کی نگاہ میں قابلِ توقیر ہوتا ہے
- اَلْعُزّٰی :مکہ کا مشہور بُت - (مؤنث)- غالب ، طاقتور

سَبَّحَ لِلّٰهِ مَا فِى السَّمٰوٰتِ وَ مَا فِى الْاَرْضِ ۚ وَ هُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝١

تسبیح کی ہے اللہ کی ہر اس چیز نے جو آسمانوں میں ہے اور جو زمین میں ہے اور وہ ہے زبردست اور بڑی حکمت والا۔

Whatever is in the heavens and on earth, glorifies Allah, for He is the Exalted in Might, the Wise.

يَآيُّهَا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا لِمَ تَقُوۡلُوۡنَ مَا لَا تَفۡعَلُوۡنَ ۝٢

يَآيُّهَا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا - اے لوگو جو ایمان لائے ہو

لِمَ - کیوں

لِمَ مرکّب ہے لِ (تعلیل) اور مَا (استفہامیہ) کا

- مَا کے الف کو تخفیفاً ساقط کر دیا گیا ہے
- کیوں، کس لیئے، کس وجہ سے

تَقُوۡلُوۡنَ - تم کیوں کہتے ہو

مَا - جو

لَا تَفۡعَلُوۡنَ - تم نہیں کرتے

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لِمَ تَقُوْلُوْنَ مَا لَا تَفْعَلُوْنَ ۝٢

اے لوگو جو ایمان لائے ہو، تم کیوں وہ بات کہتے ہو جو
کرتے نہیں ہو؟

O you who believe! why do you say that which you do not do?

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لِمَ تَقُوْلُوْنَ مَا لَا تَفْعَلُوْنَ ﴿۲﴾

- ایک وسیع مفہوم کی آیت
- یہ لِمَ کا استفہام انکار و توبیخ کے لئے ہے یعنی ایسا نہیں ہونا چاہیے کہ تم اپنے قول کے خلاف کرو
- گفتار اور کردار ہم آہنگ کرنے کی ہدایت
- ہر ایسی بات جس پہ عمل نہ ہو ملامت کے لائق ہے
- ایمان و یقین اور صداقت شعاری کا تقاضا یہ ہے کہ انسان زبان و بیان سے جو کچھ کہے وہ اپنے عمل سے کرکے دکھائے

اس آیت کا وسیع تر اطلاق

- اس آیت کا تعلق دعوے سے ہے کہ جو کام آدمی کو کرنا نہیں ہے اس کا دعویٰ کرنا اللہ تعالیٰ کی ناراضی کا سبب ہے
- رہا معاملہ دعوت و تبلیغ اور وعظ و نصیحت کا کہ جو کام آدمی خود نہیں کرتا اس کی نصیحت دوسروں کو کرے اور اس کی طرف دوسرے مسلمانوں کو دعوت دے، وہ اس آیت کے مفہوم میں تو شامل نہیں
- اس آیت نے امر بالمعروف اور وعظ و نصیحت کرنے والوں کو اس بات پر شرمندہ کیا ہے کہ لوگوں کو ایک نیک کام کی دعوت دو اور خود اس پر عمل نہ کرو
- مقصد یہ ہے کہ جب دوسروں کو نصیحت کرتے ہو تو خود اپنے آپ کو نصیحت کرنا اس سے مقدم ہے جس کام کی طرف لوگوں کو بلاتے ہو خود بھی اس پر عمل کرو

- مفتی مولانا محمد شفیع (معارف القرآن)

اس آیت کا وسیع تر اطلاق

- لیکن یہ نہیں فرمایا کہ جب خود نہیں کرتے تو دوسروں کو کہنا بھی چھوڑ دو
- اس سے معلوم ہوا کہ جس نیک کام کے خود کرنے کی ہمت و توفیق نہیں ہے اس کی طرف دوسروں کو بلانے اور نصیحت کرنے کا سلسلہ نہ چھوڑے، امید ہے کہ اس وعظ و نصیحت کی برکت سے کسی وقت اس کو بھی عمل کی توفیق ہو جائے، جیسا کہ بکثرت تجربہ و مشاہدہ میں آیا ہے، البتہ اگر وہ عمل واجب یا سنت مؤکدہ کے درجہ میں ہو تو آیات مذکورہ پر نظر کرکے اپنے نفس میں نادم و شرمندہ ہونے کا سلسلہ جاری رکھنا بھی واجب ہے
- مفتی مولانا محمد شفیع (معارف القرآن)

كَبُرَ مَقْتًا عِنْدَ اللّٰهِ اَنْ تَقُوْلُوْا مَا لَا تَفْعَلُوْنَ ﴿٣﴾

كَبُرَ - بڑی

- ماده: ک ب ر
- اس سے نکلے تمام الفاظ میں بڑائی کے معنی - البتہ بڑائی کی نوعیت مختلف
- اردو میں: اکبر، اکابر، کِبر، کبیر، تکبر، استکبار، کبریا، تکبیر

مَقْتًا - ناپسندیدہ، بیزار

- مَقْت کسی قبیح فعل کے ارتکاب پر سخت ناراض ہونا اور بیزار ہو جانا
- اِنَّهٗ كَانَ فَاحِشَةً وَّ مَقْتًا ؕ وَ سَآءَ سَبِيْلًا - 4/22-

در حقیقت یہ ایک بے حیائی کا فعل ہے، ناپسندیدہ ہے اور بُرا چلن ہے

كَبُرَ مَقْتًا عِنْدَ اللّٰهِ اَنْ تَقُوْلُوْا مَا لَا تَفْعَلُوْنَ ﴿۳﴾

نکاحِ مقت : دورِ جاہلیت کی ایک قبیح رسم جس میں کوئی شخص اپنے باپ کی منکوحہ سے نکاح کرلیتا تھا اسکی موت کے بعد

عِنْدَ اللّٰهِ - اللہ کے نزدیک

اَنْ - کہ

تَقُوْلُوْا - تم کہو

مَا - جو

لَا تَفْعَلُوْنَ - تم نہیں کرتے

كَبُرَ مَقْتًا عِنْدَ اللّٰهِ اَنْ تَقُوْلُوْا مَا لَا تَفْعَلُوْنَ ﴿٣﴾

اللہ کے نزدیک یہ سخت ناپسندیدہ حرکت ہے کہ تم کہو وہ
بات جو کرتے نہیں

Grievously odious is it in the sight of Allah that you say that which you do not.

كَبُرَ مَقْتًا عِنْدَ اللّٰهِ اَنْ تَقُوْلُوْا مَا لَا تَفْعَلُوْنَ ۝٣

- قول و فعل کا تضاد یعنی کہنا کچھ، اور کرنا کچھ، اللہ تعالیٰ کے یہاں بڑی بات ہے
- کیونکہ صدق و صفا اور قول و فعل کی مطابقت اسلام کی اہم اور بنیادی تعلیمات میں سے ہے
- اسی پر باہمی تعلقات اور حقوق و معاملات کا دار و مدار بھی ہے، اور اسی سے معاشرتی اصلاح اور باہمی اعتماد کی فضا وابستہ ہے
- قول و عمل کے درمیان تناقض و تضاد کا پایا جانا ضعف ایمانی اور منافقت کی نشانی ہے۔ (جیسا کہ منافق کی نشانیوں والی حدیث میں مذکور ہے)

قول و فعل کی مطابقت (نفاق سے اجتناب) اور اس جیسے اخلاقی عیوب سے پاک ہونے پہ اتنی شدت کا بیان اور اصرار کیوں ؟

اسلام ہر مسلمان کو عملی انسان، سیرت کا پختہ اور کردار کا مضبوط اور مجاہد بنانا چاہتا ہے

اور نفاق بلکہ شائبہ نفاق سے بھی دور رکھنا چاہتا ہے۔ اسی لئے وہ قول و عمل کی مطابقت پر اتنی شدت سے اصرار کیا گیا ہے

تربیت اور کردار سازی

إِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الَّذِيْنَ يُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِهٖ صَفًّا

إِنَّ اللّٰهَ - یقیناً اللہ تعالیٰ

يُحِبُّ - محبت کرتا ہے

الَّذِيْنَ - ان لوگوں سے جو

يُقَاتِلُوْنَ - لڑتے ہیں ، جنگ کرتے ہیں

فِيْ سَبِيْلِهٖ - اس کی راہ میں

صَفًّا - صف بستہ ہو کر

- صَف کسی چیز کو خطِ مستقیم میں کھڑا کرنا کھڑا ہونے کا مفہوم

إِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الَّذِينَ يُقَاتِلُونَ فِي سَبِيلِهِ صَفًّا

- صَوَافّ: قربانی کا وہ اونٹ جسے کھڑا کرکے ذبح کیا جاتا ہے
  - فَاذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ عَلَيْهَا صَوَآفَّ ۚ ١ 22/36
- صَفْصَفًا : ایسا چٹیل میدان جو خط مستقیم کی طرح سیدھا ہو
  - صفہ و اصحاب صفہ (انہی معنوں میں یعنی چبوترہ اور چبوترے پر بیٹھنے والے)
- اردو میں :
- صف ، صفدر (صف + در = صف پھاڑنے والا)
- مصاف : صفوں کی جگہ ، جنگ کا میدان

فِي سَبِيْلِهٖ صَفًّا كَاَنَّهُمْ بُنْيَانٌ مَّرْصُوْصٌ ④

كَاَنَّهُمْ - جیسے وہ

بُنْيَانٌ - دیوار / عمارت

- مادہ: ب ن ی
- بَنَی : تعمیر کرنا ، عمارت بنانا
- ایسے کہ اس کے سب اجزاء آپس میں جڑے اور پھنسے ہوئے ہوں
- بُنْیَان ہر وہ دیوار ، عمارت یا تعمیر جو مندرجہ بالا شرط پوری کرے
- اردو میں : بناء (بنیاد)، مبنی (جس پر بنیاد قائم ہو)، بانی

فِيْ سَبِيْلِهٖ صَفًّا كَاَنَّهُمْ بُنْيَانٌ مَّرْصُوْصٌ ④

مَّرْصُوْص - سیسہ پلائی ہوئی

- مادہ: ر ص ص
- رَصَّ: ملنا، جوڑنا، مضبوط بنانا
- تَرَاصَّ الْقَوْم : نماز میں یا لڑائی میں لوگوں کا ایک دوسرے سے ملکر کھڑے ہونا
- رِصَّاص : سیسیہ (Lead)، بندوق یا پستول کی گولی
- قَلَمُ الرَّصَّاص : Lead pencil

فِیۡ سَبِیۡلِہٖ صَفًّا کَاَنَّہُمۡ بُنۡیَانٌ مَّرۡصُوۡصٌ ﴿۴﴾

- عمارتوں میں استحکام اور مضبوطی پگھلا ہوا سیسا استعمال کیا جاتا تھا
- اس وجہ سے ہر محکم اور مضبوط عمارت پر مرصوص کا اطلاق ہوتا ہے
- یہاں مراد ہے - اللہ کی راہ میں لڑنے والے مجاہدین ایک دل ، ایک جان ، مستحکم اور استوار کھڑے ہوں
- آپس میں ایسے پیوستہ کہ درمیان میں کوئی شگاف و سوراخ نہیں جیسے فولادی دیوار

إِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الَّذِيْنَ يُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِهٖ صَفًّا
كَاَنَّهُمْ بُنْيَانٌ مَّرْصُوْصٌ ۝٤

اللہ کو تو پسند وہ لوگ ہیں جو اس کی راہ میں اس طرح صف
بستہ ہو کر لڑتے ہیں گویا کہ وہ ایک سیسہ پلائی ہوئی دیوار ہیں

Truly Allah loves those who fight in His Cause in battle array, as if they were a solid cemented structure.

الَّذِيْنَ يُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِهٖ صَفًّا كَاَنَّهُمْ بُنْيَانٌ مَّرْصُوْصٌ ۝٤...

- اللہ کی خوشنودی ان اہل ایمان کے لیئے جو اس کی راہ میں جان لڑانے اور خطرہ سہنے کے لیے تیار ہوں
- اللہ کو جو گروہ (فوج) پسند ہے اس میں تین صفات پائی جانی چاہیئے

1- وہ خوب سوچ سمجھ کر اللہ کی راہ میں لڑے اور کسی ایسی راہ میں نہ لڑے جو فی سبیل اللہ کی تعریف میں نہ آتی ہو

2- وہ بد نظمی و انتشار میں مبتلا نہ ہو بلکہ مضبوط تنظیم کے ساتھ صف بستہ ہو کر لڑے۔

3- دشمنوں کے مقابلہ میں اسکی کیفیت سیسہ پلائی ہوئی دیوار کی سی ہو

...الَّذِيۡنَ يُقَاتِلُوۡنَ فِیۡ سَبِيۡلِهٖ صَفًّا كَاَنَّهُمۡ بُنۡيَانٌ مَّرۡصُوۡصٌ ۝۴

- کسی گروہ اور فوج کے اندر یہ صفات حق تعالیٰ کے ہاں محبوبیت کا راز ہیں
- پھر انہیں اللہ کی نصرت اور تائید حاصل ہوتی ہے
- اللہ تعالیٰ اپنے لشکروں سے انکی مدد فرماتا ہے
- فتح و نصرت انکا مقدر بنتی ہے چاہے وہ دشمن کے مقابلے میں کم ہی ہوں
- انہی بنیادوں پر نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی قیادت میں ایک ایسی زبردست عسکری تنظیم اٹھی جس سے ٹکرا کر بڑی بڑی قوتیں پاش پاش ہو گئیں اور صدیوں تک دنیا کی کوئی طاقت اس کے سامنے نہ ٹھہر سکی۔

- حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ هَذَا مَا حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ أَحَادِيثَ مِنْهَا وَقَالَ أَقِيمُوا الصَّفَّ فِي الصَّلَاةِ فَإِنَّ إِقَامَةَ الصَّفِّ مِنْ حُسْنِ الصَّلَاةِ۔
- محمد بن رافع، عبدالرزاق، معمر، ہمام بن منبہ، ابوہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی احادیث میں سے ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا نماز میں صف کو درست رکھو کیونکہ صف کو سیدھا رکھنا نماز کی خوبصورتی میں سے ہے۔
- صحیح مسلم۔ جلد:۱/ پہلا پارہ/ حدیث نمبر:۹۶۸/ حدیث مرفوع

- ٩٦٩ - عَنْ النُّعْمَانَ بْنَ بَشِيرٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ

لَتُسَوُّنَّ صُفُوفَكُمْ أَوْ لَيُخَالِفَنَّ اللهُ بَيْنَ وُجُوهِكُمْ

- حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے تھے اپنی صفوں کو درست رکھا کرو ورنہ اللہ تمہارے چہروں کے درمیان پھوٹ ڈال دے گا
- صحیح مسلم- جلد: ۱/ پہلا پارہ/ حدیث نمبر: ۹۶۹/ حدیث مرفوع

عن أنس بن مالك رضي الله عنه عن النبي ﷺ قال :

سَوُّوا صُفُوفَكُمْ , فَإِنَّ تَسْوِيَةَ الصَّفِّ مِنْ تَمَامِ الصَّلاةِ.

(صحيح البخاري : 723، الأذان / صحيح مسلم : 433 ، الصلاة)

ترجمہ : حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نبی کریم r سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا : اپنی صفیں درست کرو اس لئے کہ صفوں کی درستی کمال نماز میں داخل ہے۔

صفوں میں وحدت کی ضرورت

- میدانِ جنگ میں - دشمن کے مقابلے میں کامیابی کے لیئے اہم عوامل میں سے
- سیاسی اور اقتصادی جنگ بھی - اس وحدت کے بغیر ناممکن
- ان تعلیمات کا نتیجہ - ایک بنیانِ مرصوص معاشرہ
- ان تعلیمات سے دوری - ایک پراگندہ معاشرہ
- یہ صف جیسی وحدت کیونکر ممکن ہے؟

صفوں میں وحدت کی ضرورت

یہ صف جیسی وحدت کیسے ؟

- وحدتِ عقیدہ سے
- معرفتِ الٰہی (توحید) سے
- خلوصِ نیت سے
- اسلامی تربیت سے
- قرآنی تہذیب و تمدن کے احیا سے